قادیانیوں سے صدقہ وخیرات لے سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ قادیانیوں کی ایک فیکٹری اور کارخانہ ہے، اگر وہ کسی فلاحی ادارے کو عوامِ مسلمین وفقراء ومساکین کے لیے صدقہ وخیرات کے نام پر رقم دیں، یا زندہ وحلال جانور دیں اور مسلمان انہیں ذبح کرکے مسلمانوں میں تقسیم کریں، تو کیا اسلام میں اس کی اجازت ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

قادیانی اپنے عقائدِ باطلہ، مثلاً ختمِ نبوت کا انکار اور انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین، وغیرہ کے سبب مرتد ہیں، یعنی دعوی اسلام کرنے کے باوجود بہت سے ضروریاتِ دین کے انکار کے سبب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد کفار کی سب سے بدترین قسم ہے، یہاں تک کہ ان کے احکام، کافرِ اصلی (ہندو، مشرک، وغیرہ) سے بھی سخت ہیں اور مرتدین کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ ان کے ساتھ میل جول رکھنا، اُٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، ان سے مدد لینا اور ان کی مدد کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دینا، ان کے جنازے کے ساتھ جانا وغیرہ سب حرام اور سخت گناہ کے کام ہیں اور قادیانیوں سے اس طرح کی مراعات لینے کی وجہ سے ان کے ساتھ محبت ومودت کے ساتھ پیش آنا، ان کی خوشی، غمی میں شریک ہونا، وغیرہ سب ممنوع اُمور خواہی نخواہی پائے جائیں گے، حالانکہ اللہ عزوجل اور رسول پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان سے بچنے کا واضح طور پر حکم فرما چکے، لہٰذا مسلمانوں کا قادیانیوں سے فلاحی کاموں کے لیے مفت سامان، رقم یا جانور، وغیرہ لینا اور ان کے ساتھ میل جول رکھنا، سخت ناجائز وگناہ ہے۔

قادیانیوں سے فلاحی کاموں کے لیے مدد لینے میں ایک بہت بڑا **"دینی مَفۡسَدَۃ"** ایمان جانے کا خطرہ ہے کہ قادیانیوں کی تبلیغ کا ایک بہت بڑا طریقہ اِسی طرح کی مفت اشیاء یا خدمات دینا ہی ہے اور قادیانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پہلے مسلمان تھی اور اس طرح کی مفت اشیاء اور فوائد کی وجہ سے ان کے قریب جا کر قادیانی ہوگئی۔ مسلمانوں کے

دین وایمان کی حفاظت کے اعتبار سے ان سے مفت اشیاء لینا، ان سے خریدنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور خود خریدنا بھی ممنوع وناجائز ہے، اس لیے فلاحی کاموں میں خرچ اور محتاجوں کی مدد، اگرچہ بہت اچھا عمل ہے، لیکن اس اچھے عمل کو کرنے کے لیے اتنا بڑا دینی فساد اور نقصان اٹھانا شریعت کو ہرگز روا نہیں، شریعتِ مطہرہ کا واضح اُصول ہے: درء المفاسد اھمّ من جلب المصالح یعنی مصالح کے حصول سے مفاسد کو ختم کرنا اہم اور ضروری ہے۔ (فتاوی رضویہ، 600/6، ط: رضا فاؤنڈیشن)

نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

(مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا)

ترجمۂ کنزُالعرفان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (القرآن الکریم، پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 40)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت **ختمِ نبوت کے منکر کا حکم بیان کرتے ہوئے** صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "حضور کا آخرُ الانبیاء ہونا قطعی ہے، نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صِحاح کی بکثرت احادیث توحدِ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے (آخری) نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر، خارج از اسلام ہے۔" (خزائن العرفان، صفحہ 783، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قادیانیوں کے مرتد ہونے کے متعلق اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو، وہ تو مطلقاً کافر مرتد ہے، اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لیے مانے، لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر یعنی جو اس کے کفر میں شک کرے، تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 279، 280، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفّار سے میل جول اور ان کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

(وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ)

ترجمۂ کنزُالعرفان : اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (القرآن الکریم، پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)

مذکورہ بالا آیت کے تحت علامہ ملّا احمد جیون رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1130ھ/1718ء) لکھتے ہیں :

”وان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر، والقعود مع کلھم ممتنع“

ترجمہ : آیت میں موجود لفظ (اَلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ) بدعتی، فاسق اور کافر سب کو شامل ہے اور ان تمام کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔ (تفسراتِ احمدیہ، سورہ انعام، تحت الایۃ 68، صفحہ 388، مطبوعہ کوئٹہ)

کفار سے دور رہنے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے :

(وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ)

ترجمۂ کنز العرفان : اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (القرآن الکریم، پارہ 12، سورہ ھود، آیت 113)

مذکورہ بالا آیت کے تحت صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں : ”اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافِروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدّت ومَحبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔“ (خزائن العرفان، صفحہ 437، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عام بدمذہب، مرتدین کے مقابلے میں ہلکا حکم رکھتے ہیں اور عام بدمذہبوں سے بچنے کی نہایت تاکید ہے تو مرتد کا معاملہ تو اور شدید ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بدمذہبوں کی صحبت سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے :

”فإیاکم وإیاھم، لا یضلونکم، ولا یفتنونکم“

ترجمہ : تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (الصحیح المسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 33، مطبوعہ لاھور)

ایک موقع پر نبی پاک صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا :

”فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوم ولا تناکحوھم“

ترجمہ : نہ تم اُن کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، پیو، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔ (کنزالعمال، جلد 6، کتاب الفضائل، باب ذکر الصحابۃ، صفحہ 246، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اسی طرح سنن ابن ماجہ میں ہے :

”عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تشهدوهم، وإن لقيتموهم فلا تسلموا عليهم“

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہوجائیں، تو ان کی عیادت نہ کرو، اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازوں میں نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو، تو انہیں سلام نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی القدر، صفحہ 105، مطبوعہ لاھور)

مرتدین کے تفصیلی احکام بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ”مرتد سے مسلمانوں کو سلام، کلام حرام، میل جول حرام، نشست و برخاست حرام، بیمار پڑے، تو اس کی عیادت کو جانا حرام۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 298، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی مصطفویہ میں ہے: ”اس (قادیانی) سے سلام، کلام، ربط، ضبط اس کے ساتھ کھانا، پینا راہ رسم رکھنا سب حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ: (وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ)۔“ (فتاوی مصطفویہ، صفحہ 209، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

کفار کے ساتھ ہمدردی، موالات یعنی ان سے مدد لینے یا کرنے کی ممانعت کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ فرماتا ہے:

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ (القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 51)

مذکورہ بالا آیت کے تحت ابو البرکات امام عبد اللہ بن احمد نَسَفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 710ھ/1310ء) لکھتے ہیں:

”أي: لا تتخذوهم أولياء تنصرونهم وتستنصرونهم وتؤاخونهم وتعاشرونهم معاشرة المؤمنين ثم علل النهي بقوله (بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ) وكلهم أعداء المؤمنين وفيه دليل على أن الكفر كله ملة واحدة“

ترجمہ: یعنی کفّار کو دوست اور مددگار نہ بناؤ کہ تم ان کی مدد کرو یا اُن سے مدد لو اور ان سے بھائی چارہ اختیار کرو اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا برتاؤ کرو (کیونکہ یہ سب منع ہے)، پھر اس کی علت بیان فرمائی کہ (وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں) اور تمام کفار مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اس میں دلیل ہے کہ کفر ایک ملت ہے۔ (تفسیر نسفی، جلد 1، صفحہ 453، مطبوعہ لاہور)

صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد بن حنبل اور دیگر کتبِ احادیث میں ہے،

واللفظ للاوّل: ”عن عائشة قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لن أستعين بمشرك“

ترجمہ: حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں ہرگز مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔ (الصحیح المسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو بکافر، جلد2، صفحہ127، مطبوعہ لاھور)

امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے...اور معاملتِ مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے، جبکہ اس میں نہ کوئی اعانتِ کفر یا معصیت ہو، نہ اضرارِ اسلام و شریعت (ہو)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ432، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9255

تاریخ اجراء: 09شعبان المعظم1446ھ/08فروری2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net